سوال: السلام علیکم ۔۔۔۔عند الشوافع جماعت ثانی کا مفتی بہ قول کیا ہے؟ آج کل جماعت ثانیہ کا رواج کچھ زیادہ ہی نظر آتا ہے، ایرے غیرے کسی جبہ والے کو پیچھے سے ہاتھ لگا دیتے ہیں۔ براہ مہربانی صحیح رہنمائی فرمائیں۔

مسجد میں ایک سے زیادہ جماعت کرنا پسندیدہ نہیں ہے

از: حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بن ڈاکٹر علی ملپا صاحب بھٹکلی

(بانی وناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

اسلام میں اجتماعیت کی بڑی اہمیت ہے۔ اجتماعیت کے خلاف ہر کام اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ اسلئے روزانہ پانچ وقت پورے محلّہ والوں کا ایک ساتھ نماز پڑھنا اور ہر ہفتہ پورے شہر والوں کا ایک ساتھ نماز پڑھنا اور ہر سال مسلمانوں کا عیدگاہ میں نماز پڑھنا اور پوری دنیا کے مسلمانوں کا عرفات میں نماز پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جماعت سے پڑھی جانے والی نماز جماعت ہی سے پڑھنا ضروری ہے۔ اسلئے علماء نے لکھا ہے کہ جس مسجد میں امام مقرر ہو اور جماعت وقت پر ہوتی ہو اس مسجد میں اصلی جماعت سے پہلے یا بعد یا دو جماعتیں ایک ساتھ کرنا مکروہ ہے۔ البتہ مسجد چھوٹی ہو اور نمازی زیادہ ہوں، تو امام یا کمیٹی کی اجازت سے ایک کے بعد دوسری جماعت کرنا صحیح ہے۔ لہٰذا اصلی جماعت کے ساتھ ہی نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے جماعت ثانیہ کرنی ہو تو مسجد کے کسی کونے یا دالان میں جماعت کرے۔

﴿حدیث﴾ عن عبدالرحمن بن أبی بکرة عن أبیه أن رسول اللّٰهﷺ أقبل من نواحی المدینة یرید الصلاة، فوجد الناس قد صلوا، فمال إلی منزله، فجمع أهله، فصلی بهم. (المعجم الأوسط للطبرانی ۵/۵۳، قال الهیثمی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ۲/۴۵)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ ﷺ مدینہ کے ایک محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے، تو وہاں جماعت ہو چکی تھی، تو آپ گھر تشریف لے گئے اور گھر والوں کے ساتھ نماز پڑھی۔

﴿حدیث﴾ عن الحسن قال: کان أصحاب محمد صلی اللّٰه علیه وسلم، إذا دخلوا المسجد وقد صلی فیه صلوا فرادی. (مصنف ابن أبی شیبة ۷۱۱۱، إسناده صحیح)

ترجمہ: حضرت حسن بصریؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب جماعت کے بعد مسجد میں آتے تو انفرادی نماز ادا فرماتے تھے۔

امام محمد بن ادریس شافعیؒ (متوفی ۲۰۴ھ ہجری) فرماتے ہیں۔ **وإن صلی جماعة فی مسجد له إمام ثم صلی فیه آخرون فی جماعة بعدهم کرهت ذلک لهم لما وصفت وأجزاتهم صلاتهم. (الأم للإمام الشافعی ۱/۱۸۰)**

ترجمہ: شہر کی ایسی مساجد جہاں امام مقرر ہو (اور وقت پر نماز پڑھنے کا نظام ہو) تو ایسی مساجد میں جماعت ثانیہ (دوسری جماعت) سے نماز پڑھنا مکروہ ہوگا، اگرچہ نماز ہو جائے گی۔

مشہور فقیہ امام یحیٰ بن شرف نووی شافعیؒ (متوفی ۶۷۶ ہجری) لکھتے ہیں۔

أما إذا أقيمت جماعة فى مسجد، فحضر قوم، فإن لم يكن له إمام راتب لم يكره لهم إقامة الجماعة فيه، وإن كان كرهت على الأصح. (روضة الطالبين وعمدة المفتين ۱/۱۹۶)

ترجمہ: اگر کسی مسجد میں جماعت ہونے کے بعد کچھ لوگ نماز پڑھنے کے لئے آئیں، جہاں پر امام مقرر نہ ہوں (اور وقت پر نماز پڑھنے کا نظام نہ ہو) تو جماعت ثانیہ کرنا مکروہ نہ ہوگا، ورنہ (یعنی ایسی مساجد جہاں پر وقت پر نماز پڑھنے کا نظام ہو تو جماعت ثانیہ کرنا) مکروہ ہوگا۔

علامہ محمد بن عبداللہ زرکشی شافعیؒ (۷۹۴ ہجری) لکھتے ہیں۔

إذا كان للمسجد إمام راتب تكره إقامة الجماعة الثانية فيه على أصح الوجهين. (خبايا الزوايا ۱/۱۰۵)

ترجمہ: ایسی مساجد جہاں پر امام مقرر ہو (اور وقت پر نماز پڑھنے کا نظام ہو) تو ایسی مساجد میں صحیح قول کے مطابق جماعت ثانیہ کرنا مکروہ ہے۔

علامہ احمد ابن حجر ہیتمی مکی شافعیؒ (متوفی ۹۷۴ ہجری) لکھتے ہیں۔

تكره إقامة جماعة بمسجد غير مطروق له إمام راتب بغير إذنه قبله أو معه أو بعده.

(تحفة المحتاج ۲/۲۵۳)

ترجمہ: ایسی مساجد جو مسافروں کے لئے بنائی نہ گئی ہو جہاں امام مقرر ہو (اور وقت پر نماز پڑھنے کا نظام ہو) تو ان مساجد میں امام (یا کمیٹی) کی مرضی کے بغیر جماعت ثانیہ کرنا مکروہ ہے۔

(ماخوذ از نماز کا طریقہ احادیث کی روشنی میں، تالیف حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی، ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل)